عبادت کا فائدہ

درس قرآن

ابو اسعد مولانا محمد صدیق حفظہ اللہ

وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون ، ماارید منھم من رزق وما ارید ان یطعمون ، ان اللہ ھو الرزاق ذو القوۃ المتین، (سورۃ الذاریات ۵۶،۵۷،۵۸)

میں نے جنات اور انسانوں کو محض اسی لئے پیدا کیا ہے کہ وہ صرف میری عبادت کریں نہ میں ان سے روزی چاہتا ہوں اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ وہ مجھے کھانا کھلائیں، اللہ تعالیٰ تو خود ہی سب کو رزق دینے والا طاقتوں کا مالک مضبوط ہے

یہ بلند وبالا آسمان، یہ چہار سو پھیلا ہوا فرش زمین، یہ اجالا بکھیرتا ہوا سورج، یہ روشن ومنور چاند، یہ چمکتے دمکتے ستارے، یہ آسمان سے باتیں کرتے ہوئے پہاڑ، یہ ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر ودریا یہ پھل دار وثمر آور درخت، یہ دلکش لعل ویاقوت، یہ سرخ اونٹوں کی قطاریں، یہ گائیں اور بکریوں کے ریوڑ، یہ عمدہ گھوڑوں کی سواریاں، یہ عسل مصفی اور لبن خالص، یہ سکون آور آبشاریں اور یہ سبز پیراہن مرغزاریں، یہ شمار واحصاء میں نہ آنے والے احسانات وانعامات...... یہ سب کچھ کس کی خاطر تخلیق کیا گیا؟

اس کا ایک ہی جواب ہے کہ یہ سب کچھ حضرت انسان کیلئے پیدا کیا گیا اور انسان کو کس کیلئے معرض وجود میں لایا گیا، اس کی تخلیق کس مقصد کیلئے؟ اس کا بھی ایک ہی جواب ہے کہ حضرت انسان کو عبادت کیلئے پیدا کیا گیا ہے کس کی عبادت کیلئے؟ صرف اللہ کی عبادت کیلئے، کون سی عبادت؟ وہ عبادت کہ جو مقصد تخلیق انسانیت ہے، صرف وہ عبادت جو مقصد بعثت رسل ہے، وہ عبادت جو مجاہدین اسلام کے غزوات وقتال کی غرض وغایت ہے

(اخراج العباد من عبادۃ العباد الیٰ عبادۃ اللہ البدایہ والنھایۃ لابن کثیر)

وہ عبادت کہ جس کا فائدہ خود انسان کو ہے نہ کہ رحمان کو، عبادت کا محتاج انسان ہے نہ کہ اللہ تعالیٰ، تخلیق انسانیت برائے عبادت احتیاج الٰہی نہیں بلکہ مقصود ومطلوب الٰہی ہے، ساری انسانیت اگر عبادت کے صراط مستقیم سے منحرف ہو جائے تو اس سے اللہ تعالیٰ کی سلطنت وبادشاہت میں کوئی نقص وکمی واقع نہ ہوگی بلکہ خود انسانیت بے سکون وپریشان حال ہوجائے گی کہ قیامت بپا ہوجائے گی، پیارے نبی کریم ﷺ نے اسی چیز کو بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:

لا تقوم الساعۃ حتی لایقال فی الارض اللہ ، اللہ وفی روایۃ لاتقوم الساعۃ علی احد یقول اللہ اللہ (رواہ مسلم)

جب تک اللہ کے ذکر وعبادت کی یاد ختم نہیں ہوجاتی قیامت برپا نہیں ہوگی، ایک روایت میں یوں ہے کہ جب تک ایک بھی شخص اللہ اللہ کرکے عبادت وذکر کررہا ہوگا اس پر قیامت قائم نہ ہوگی"

پہلی بات کی دلیل بھی حدیث قدسی سے ملاحظہ فرمالیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

یاعبادی ! لو ان اولکم وآخرکم وانسکم وجنکم کانوا علیٰ اتقی قلب رجل واحد منکم مازاد ذالک فی ملکی شیئا یاعبادی لو ان اولکم وآخرکم وانسکم وجنکم کانو علیٰ افجر قلب رجل واحد منکم مانقص ذالک من ملکی شیئا۔

اگر تمہارے پہلے اور پچھلے، انسان اور جن، تمام اپنے میں سے سب سے زیادہ متقی دل والے آدمی کی حالت وصفت پر ہوجائیں تو اس سے میری سلطنت میں کچھ اضافہ نہ ہوگا، اے میرے بندو! اگر تمہارے اول وآخر انس وجن تمام اپنے بدترین دل والے آدمی کی حالت اختیار کرلیں تو اس سے میری بادشاہت میں کچھ کمی واقع نہ ہوگی

اے میرے بندو! اگر تمہارے پہلے اور پچھلے، انسان اور جن، تمام اپنے میں سے سب سے زیادہ متقی دل والے آدمی کی حالت وصفت پر ہوجائیں تو اس سے میری سلطنت میں کچھ اضافہ نہ ہوگا، اے میرے بندو! اگر تمہارے اول وآخر انس و جن تمام اپنے بدترین دل والے آدمی کی حالت اختیار کرلیں تو اس سے میری بادشاہت میں کچھ کمی واقع نہ ہوگی (صحیح مسلم)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں ان سے روزی نہیں چاہتا اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ وہ مجھ کو کما کر کھلائیں تخلیق انسانی سے میرا مقصود یہ نہیں ہے کہ تم کماؤ اور میں کھاؤں جیسا کہ دوسرے آقاؤں کا اپنے غلاموں سے یہی مقصود ومطلوب ہوتا ہے، میں تم سے رزق کا مطالبہ نہیں کرتا بلکہ رزق کے سارے خزانے تو خود میرے ہی پاس ہیں، وہ بھی اپنے لئے نہیں تمہارے لئے جمع کر رکھے ہیں، جتنا دل چاہے مانگ لو، سب کو عطا کردوں پھر بھی میرے رزق کے خزانوں میں کچھ کمی واقع نہ ہوگی، رزق کی حاجت ضرورت تمہیں ہے مجھے نہیں، حدیث قدسی میں ارشاد الٰہی ہے۔

یاعبادی! لو ان اولکم وآخرکم وانسکم وجنکم قامو فی صعید واحد فسائلو نی فاعطیت کل واحد مسئلته مانقص ذالک مما عندی الاکما ینقص المخیط اذا دخل البحر۔

اے میرے بندو! اگر تمہارے اول وآخر، انس وجن تمام کے تمام ایک میدان میں کھڑے ہوکر مجھ سے مانگنے لگو اور میں ہر ایک کو اس کی مانگی ہوئی چیز دے دوں تو اس سے میرے پاس خزانوں میں کمی نہیں ہوگی مگر اتنی جتنی سمندر میں سوئی ڈبوئیں تو وہ اس سے کمی کرتی ہے۔

قرآن کریم بیان فرمارہا ہے کہ:

اللہ تعالیٰ ہی رزق دینے والا توانائی والا مضبوط ہے فرمایا رزق دینے والا میں ہی ہوں، سب کی روزی میرے ذمہ ہے تم سب میرے در کے فقیر و محتاج ہو میں کسی کا محتاج نہیں:

وما من دابة فی الارض الا علی الله رزقها ویعلم مستقرها ومستودعها کل فی کتاب مبین (سورة هود ٦)

زمین میں چلنے والا کوئی جاندار ایسا نہیں ہے جس کا رزق اللہ کے ذمے نہ ہو اور جس کے متعلق وہ نہ جانتا ہو کہ کہاں وہ رہتا ہے اور کہاں وہ سونپا جاتا ہے، سب کچھ ایک روشن کتاب میں موجود ہے"

یاایها الناس انتم الفقراء الی الله والله هو الغنی الحمید (سورة الفاطر ١٥)

اے لوگو تم اللہ کے محتاج ہو اور اللہ بے نیاز خوبیوں والا ہے۔

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ عبادت وغیرہ کسی چیز کا محتاج نہیں ہے انسان خود عبادت کا محتاج ہے، عبادت کا فائدہ خود اسی کو ہوگا کہ اس کی دنیا وآخرت سنور جائے گی اسی حدیث قدسی کے آخر میں رب تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔

یاعبادی انما هی اعمالکم احصیها لکم ثم اوضیکم ایاها فمن وجد خیرا فلیحمدالله ومن وجد غیر ذالک فلا یلومن الا نفسه۔

اے میرے بندو یہ تمہارے اعمال و عبادات ہی ہیں جنہیں میں تمہارے لئے محفوظ کر رہا ہوں پھر قیامت کے روز وہی اعمال اجر سمیت تمہیں پورے پورے دے دوں گا، لہٰذا جو کوئی وہاں خیرو بھلائی پائے تو الحمدللہ کہے اور جو کوئی اس کے سوا برا نتیجہ پائے تو وہ صرف اپنے آپ کو ہی ملامت کرے (صحیح مسلم)

جب تخلیق انسانیت کی غرض وغایت اللہ کی عبادت ہے اور باقی ہر چیز کی تخلیق برائے انسانیت ہے تو پھر انسان کو اپنی ذمہ داری پوری کرنی چاہئے اور باقی رہا رزق وغیرہ کا معاملہ، تو یہ عبادت کی برکت سے خود بخود حل ہوجائے گا جیسا کہ حدیث قدسی میں اس کیلئے ضمانت الٰہی مذکور ہے

قال الله یاابن آدم تضرغ لعبادی املا صدرك غنی واسد فقرك والا تفعل ملات صدرك شغلا ولم اسد فقرك (مسند احمد ٢/ ٣٥٨)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے ابن آدم تو میری عبادت کیلئے فارغ ہوجا، میں تیرا سینہ دولت مندی سے بھردوں گا اور تیری محتاجی بند کردوں گا، اور اگر تو ایسا نہ کرے گا تو تیرے سینے کو مشغولیت وکام سے بھر دوں گا اور تیری فاقہ ومحتاجگی دور نہ کروں گا۔ (مسند احمد)

امام ابن کثیر لکھتے ہیں کہ بعض آسمانی کتب میں مرقوم ہے کہ: یقول الله تعالی ابن آدم خلقتك لعبادی فلا تلعب وتکفلت برزقك فلا تتعب فاطلبنی تجدنی فان وجدتنی وجدت کل شئی وان فاتك فانك کل شئی وانا احب الیك من کل شئی (تفسیر ابن کثیر ٧/ ٤٠٢)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے آدم کے بیٹے میں نے تجھے اپنی عبادت کیلئے پیدا کیا ہے لہٰذا لھو لعب

اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے ابن آدم تو میری عبادت کیلئے فارغ ہوجا، میں تیرا سینہ دولت مندی سے بھردوں گا اور تیری محتاجی بند کردوں گا، اور اگر تو ایسا نہ کرے گا تو تیرے سینے کو مشغولیت وکام سے بھر دوں گا اور تیری فاقہ و محتاجگی دور نہ کروں گا